بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۵ ذوالحج ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۷ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم حاجی سید شرافت حسین صاحب دہلوی قریباً دو ہفتے سے ہائی بلڈ پریشر سے بہت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میرا بیٹا عزیزم سلطان احمد مبشر خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر خون کی اُلٹیاں آنے سے سخت بیمار ہو گیا۔ آج کل میو ہسپتال میں داخل ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد امین صدر جماعتِ احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی مرحلہ وار ہو رہی ہے جو تھا مرحلہ ختم ہونے میں پانچ ماہ باقی ہیں آپ ابھی سے جائزہ لیں کہ سال ختم ہونے سے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا کم از کم ۱۲/۱۵ وصول ہونا ضروری ہے۔ نئے وعدہ کرنیوالوں سے ۱/۱۲ وصولی ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور اس میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے

ہمارے نزدیک وہ شخص کافر ہے جو رسول کریمؐ کی شریعت سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر ہوتا ہے

"کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اُس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیّر و تبدّل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لائے تھے اس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اس میں ایک ذرہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اسی راہ میں لگائے عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا مسلمان ہوتا ہے۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

"انسان کی رُوحانی زندگی استغفار سے ہے جس کے نالے میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑوں تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے۔ جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے مُنہ پھیرا وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ... ہر یک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا کوئی راستباز نبی دُنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے مُنہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سیّد و مولیٰ ختم المرسلین فخر الاوّلین و الآخرین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگا اس لئے خدا نے اس کو اس کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطّر کیا۔"

(نور القرآن نمبر ۱ صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۲۹)

عید الاضحیہ کی تقریب کے متعلق ضروری ہدایات

۱۔ عید کے دن نہا کر صاف کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔
۲۔ نماز کے لئے ایک راستہ سے جائیں اور دوسرے راستہ سے واپس آئیں۔
۳۔ عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے نیز مسجد میں اور نماز کے بعد اور واپسی پر مندرجہ ذیل تکبیرات بلند آواز سے پڑھی جاویں:۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الّا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

۴۔ خواتین کو عید گاہ جانا چاہیئے۔
۵۔ نمازِ عید کی دو رکعات ہیں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیرات ہوتی ہیں۔
۶۔ مسنونہ تکبیرات ہر نماز کے بعد تین دن تک پڑھی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر نبوت ۱۳۵۶ ہش
۱۷ر نومبر ۱۹۷۷ء

روحانی چمن میں ہر سال کھلنے والا گلِ سرسبد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ چمنِ اسلام کے لئے بہار کا زمانہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں مبعوث ہی اس لئے کیا ہے کہ تا باغِ ملت پر آیا ہوا دورِ خزاں ختم ہو اور اس میں بہار اپنی تمام رعنائیوں اور رنگینیوں کے ساتھ پھر عود کر آئے اور اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے سے یہ بہار اپنے پورے عروج پر پہنچ کر اس کرۂ ارض کو دائمی مسرتوں اور شادمانیوں کے گہوارے میں تبدیل کر دکھائے اسی لئے آپ نے دنیا میں مبعوث ہو کر باآوازِ بلند یہ مژدۂ جانفزا سنایا:۔

دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

(حقیقۃ الوحی صفحہ آخر مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

چنانچہ آپ کی بعثت کے بعد سے وہی اسلام جو پہلے ادیانِ باطلہ کی یورش کی وجہ سے مسلسل پسپا ہو رہا تھا اور دشمنانِ اسلام یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ یہ اب چند دن کا مہمان ہے، ہاں وہی اسلام اب ایک نئی قوت اور توانائی سے ہمکنار ہو کر دشمنانِ اسلام کیا ہندو، کیا آریہ، کیا عیسائی، کیا برہمو سماج، کیا دہریے اور کیا ارواح پرست و بدمذہب سب کے دانت کھٹے کرتا ہوا مشرق و مغرب میں پیش قدمی کر رہا ہے۔ ہر قوم اور ہر رنگ و نسل کے لوگ اسلام میں داخل ہو کر اس کی اشاعت اور اس کے غلبہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ہر طرف اسلام کے اُسی خزاں گزیدہ چمن میں اب نئے نئے خوش رنگ و خوشنما پھول کھلتے چلے آ رہے ہیں اور اس میں گویا بہار کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی جا رہی ہے۔

یوں تو ہر وقت ہی چمنِ اسلام میں خوشنما و خوش رنگ پھول کھلتے رہتے ہیں لیکن ایک گُل ایسا بھی ہے جو سال کے سال اس میں کھلتا ہے اور اس کی خوبصورتی و رعنائی کو چار چاند لگا کر اس کی دلکشی و دل آویزی میں ایک نئے اور دائمی اضافہ کا موجب بنتا ہے۔ وہ گل اور وہ گلِ سرسبد ہمارا مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ ہے جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور جس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو ہر سال ہی دنیا کے کناروں سے سمٹ کر اس میں آ جمع ہوتی ہیں اور چمن میں ایک نیا چمن کھلا کر بہار کی کیفیت کو فزوں سے فزوں تر کر دکھاتی ہیں۔

یہ گلِ سرسبد پھر کھل رہا ہے جس کے کھلنے کے ساتھ ساتھ اس باغ کی سرسبزی و شادابی اور تزئین و چمن بندی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کرنے والوں کے دلوں کے دریچے کھلنے شروع ہو گئے ہیں اور وہ جھوم رہے ہیں کہ مسرت و شادمانی سے کھلے جا رہے ہیں۔ اس گلِ سرسبد کی بھینی بھینی خوشبو ابھی سے آ رہی ہے اور مشامِ جاں کو معطر کر کے انہیں مست و بے خود بنا رہی ہے اور وہ جلسہ سالانہ کے پُرشوق انتظار میں حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کا یہ شعر دل ہی دل میں الاپ رہے ہیں کہ ؎

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

گلزار سے مستانہ وار آنے والی بادِ صبا ہر طرف صباحت بکھیر رہی ہے اور مسیحِ محمدی کے مستانوں کے دلوں کو گرما رہی ہے کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام آئیں تو وہ جذبۂ بے اختیار کے زیرِ اثر جھومتے جھامتے مرکزِ سلسلہ میں دیوانہ وار جا پہنچیں اور نہ صرف یہ کہ چمنِ اسلام پر آنے والی نئی بہار سے لطف اندوز ہوں بلکہ اس کی وجد آفریں کیفیت کو خود اپنی شرکت سے دوبالا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔

ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ہمیں خوب علم ہے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اعلان کے ساتھ ہی مشرق و مغرب میں بسنے والے احمدی احباب میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی تیاریوں میں مصروف ہو کر غایت درجہ ذوق و شوق کے عالم میں، ایامِ سعد کے انتظار میں دن گزارنے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ دن وہ گن گن کر ہی گزارتے ہیں۔ ان کے انتظار کے یہ دن MIGRATORY BIRDS یعنی نقلِ مکانی کرنے والے مہاجر پرندوں کی طرح لمبی اُڑان کے لئے پر تولنے میں ہی گزرتے ہیں۔ آجکل احبابِ جماعت ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر پُرمسرت اضطراب کی جس ناقابلِ بیان کیفیت میں سے گزر رہے ہیں اس کا ہمیں بحمد اللہ تعالیٰ بخوبی اندازہ ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت اس کے وعدوں کے بموجب ان کا یہ ذوق و شوق، ان کا یہ ولولۂ عشق اور ان کا یہ پُرمسرت اضطراب فزوں سے فزوں تر ہوتا اور بڑھتا ہی چلا جائے اور جب ہمارا یہ مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ شروع ہو تو یہ خدائی بشارت پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہو کہ:۔

"یہ (جلسہ سالانہ کے انعقاد کا دائمی سلسلہ) وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

عرش پر اللہ بہرِ مغفرت موجود ہے

اپنے پیاروں کو بتا دے خدا موجود ہے — دستِ قدرت کا نشاں ہر چیز میں مشہود ہے
زندگی اس نے ہی دی ہے رزق دیتا ہے وہی — صاحبِ لوح و قلم، انسان کا معبود ہے
فطرتِ صالح میں رغبت ہے اُسی کی ذات کی — طالبِ حسنِ حقیقی کا وہی مقصود ہے
عام ہیں اُس کی ربوبیت کے جلوے ہر طرف — پھر درِ رحمت خدا کا کس لئے مسدود ہے؟
ضال اور مغضوب کی جولانیاں ہیں جابجا — منعموں کا ہی نشاں دنیا سے کیوں مفقود ہے؟
مژدۂ فصلِ بہاراں ہو مبارک آپکو — اب خلافت کا زمانہ تا ابد ممدود ہے
تا قیامت اتحادِ خیرِ اُمت کے لئے — "دوسری قدرت" کا جلوہ بالیقیں موعود ہے
نورِ حق کو چھوڑ کر بھاگے جو کوئی شور بخت — حق تعالیٰ کی نگہ میں لاجرم مردود ہے
ہر زمانے میں خطاکاروں کا ملتا ہے نشاں — ہر ورق تاریخِ عمرانی کا خوں آلود ہے
دین کو دنیا پہ جس نے بھی مقدم کر لیا — حق تعالیٰ کی نگاہوں میں وہی محمود ہے
جس کو اپنے نفس کا عرفان حاصل ہو گیا — زندگی اس کی حسیں ہے عاقبت محمود ہے

جو پشیماں ہیں کرو ان کیلئے اعلانِ عام
عرش پر اللہ بہرِ مغفرت موجود ہے

(رعنا [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کی حقیقت اور اُس کا فلسفہ

فرمودات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۲)

پھر اگر غور کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سوائے ان قصابوں کے جو جانوروں کو روزانہ ذبح کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کی طبیعت پر جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر ایک گہرا اثر پڑتا ہے اور ان کے خیالات میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسی اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دے دیا ہے ان کا یہ فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے اور اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا ہے گویا قربانی کے ذریعہ سے ہر انسان اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے۔ میرے لئے قربان ہوا ہے اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑے تو میں بھی خوشی سے اپنی جان دے دوں گا۔ اب غور کرو جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے۔ اس کی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا اور کس طرح وہ اپنے اس فرض کو یاد رکھے گا جو اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اسے کہتا رہے گا کہ دیکھ تو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ اب تجھے بھی اس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو صداقتوں کے قیام کے لئے یا بنی نوع انسان کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑیں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ اللہ تعالیٰ کو وہ ارادہ نیک پہنچتا ہے جو خشیت اللہ کو مدنظر رکھ کر تم نے کیا تھا۔ یعنی اگر تم اس غرض کو پورا کرو گے جس کے لئے تم نے قربانی کی ہے تو فائدہ ہوگا ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوا ہے جس کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے کسی عمل کی ظاہری شکل نتیجہ پیدا نہیں کرتی بلکہ قربانی کی وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جو اس عمل کے پس پشت کام کر رہی ہوتی ہے پس حالات کے اختلاف کی وجہ سے بعض دفعہ عمل کی ظاہری شکل میں جو اختلاف پیدا ہو جاتا ہے وہ کسی شخص کو ترقی سے روک نہیں سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ نتیجہ کے وقت اس کی قربانی کی روح کو مدنظر رکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دس ہزار روپیہ ہو وہ ان میں سے سو روپیہ غرباء میں تقسیم کر دے اور ایک شخص جس کے پاس صرف دس روپے ہوں وہ ان میں سے پانچ روپے دے دے تو نتیجہ پانچ اور سو کے مطابق نہیں نکلے گا بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ دونوں کی کتنی ضرورتیں تھیں اور ان ضرورتوں میں انہوں نے کس قدر قربانی کی یا دونوں کے لئے صدقہ کا محرک کون سی بات ہوئی اور ان میں سے زیادہ بہتر کون سی ہے اور جب بدلہ اس اصل کے ماتحت ملے تو ظاہری اختلاف کے باوجود کسی شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

جس طرح محض جانوروں کی قربانی کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو وہ اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت قربانی کی جاتی ہے اور وہ محبت الٰہی پہنچتی ہے جو اس قربانی کا محرک ہوتی ہے جس کے پاس تقویٰ ہو اس کی اٹھنی بھی اس شخص کے سو روپے سے زیادہ قیمت رکھتی ہے جو تقویٰ سے خالی ہو۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خون اور گوشت کو نہیں دیکھتا بلکہ قربانی کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہے ایک امیر آدمی آسانی کے ساتھ سو اونٹ یا سو دُنبے خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر سکتا ہے لیکن ایک غریب آدمی جو سال بھر قربانی کے لئے پیسے جمع کرتا رہتا ہے اور جس کا ایک ایک دن اس حسرت میں گزرتا ہے کہ کاش میرے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے کہ میں ایک دفعہ عید کے موقع پر قربانی کر کے اس کا کچھ گوشت خدا کی راہ میں تقسیم کر دوں اور کچھ گوشت اپنے دوستوں کو تحفۃً پیش کر دوں وہ اگر سال بھر کی محنت اور تگ ودو کے بعد ایک معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دنبی قربان کرتا ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دنبی کو رد کر دے گا اور اس امیر کے موٹے تازے دُنبوں کو قبول کر لے گا۔ اگر خدا تعالیٰ انسانی عمل پر فیصلہ کرتا تو یقیناً اس امیر کے موٹے تازے دنبے قبول کر لئے جاتے اور اس غریب کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دنبی رد کر دی جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ انسانی عمل پر نہیں ہوگا بلکہ وہ فرماتا ہے يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ خدا تعالیٰ کے حضور قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے دلی جذبات اس تک پہنچتے ہیں یعنی ان کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے اگر اس کے پاس گوشت اور خون پہنچتا تو وہ اچھا گوشت پسند کر لیتا اور وہ ان قربانیوں کو قبول کر لیتا جن میں بہت زیادہ خون بہایا گیا ہو مگر وہ فرماتا ہے۔ ہمارے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ ہمارے پاس تو قربانی کے پیچھے جو نیت ہوتی ہے وہ پہنچا کرتی ہے۔ اگر ایک چھوٹی سی دنبی ذبح کرنے والے کی نیت بہت اعلیٰ تھی اور دو سو بڑے بڑے دنبے ذبح کرنے والے کی نیت ایسی اعلیٰ نہیں تھی تو قیامت کے دن جس نے دو سو دنبے ذبح کئے ہوں گے اگر اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاص نہ ہوگا تو اس کے ساتھ دو سو دنبے نہیں ہوں گے بلکہ ایک مریل سی دنبی ہوگی۔ اور جس نے ایک چھوٹی سی دنبی ذبح کی تھی اگر اس نے اعلیٰ اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ قربانی کی تھی تو قیامت کے دن اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی دنبی نہیں ہوگی بلکہ ہزاروں موٹے تازے دنبے ہوں گے کیونکہ اس جہان میں سب کی سب چیزیں نیت کے تابع ہو جاتی ہیں۔

یہ تو روحانی نقطۂ نگاہ سے قربانیوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے مادی لحاظ سے غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر اشیاء دنیا میں پیدا کی ہیں ان میں سے ہر ایک کا

ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی مغز ایسا نہیں جو بغیر چھلکے کے ہو اور کوئی چھلکا ایسا نہیں جس کے اندر مغز نہ ہو۔ یہی کیفیت روحانی اعمال کی بھی ہے مثلاً نماز میں قیام اور قعود اور رکوع اور سجود ایک چھلکا ہیں لیکن وہ روحانی اثر جو اس قیام و قعود اور رکوع و سجود کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے وہ مغز ہے۔ قربانیوں میں بھی کسی جانور کو ذبح کرنا ایک قشر ہے لیکن وہ اخلاص جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے وہ مغز ہوتا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کوئی شخص کہے کہ اگر تقویٰ ہی کی ضرورت تھی تو پھر جانور کیوں قربان کروائے جاتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو یہی ہے کہ ہر مغز اپنے ساتھ قشر بھی رکھتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ قشر بے فائدہ چیز نہیں بلکہ غرباء کے کام آنے والی چیز ہے۔ کیونکہ غرباء عام طور پر اس مقوی خوراک سے محروم رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک صدقہ اس قسم کا بھی جاری کر دیا جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے تاکہ غرباء کے دل بھی نہ ترستے رہیں اور وہ اس مقوی غذا سے اپنی مالی تنگی کی وجہ سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں پر تم کو اس لئے ملکیت بخشی ہے تاکہ تم خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ان پر خدا تعالیٰ کا نام لیتے رہو اور غریبوں کی پرورش کرتے رہو اور یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں ان کو بڑے بڑے انعام ملتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم حصہ اوّل صفحات ۴۸ ۔ ۵۰ تا ۵۲ ۔ ۵۶ ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ تا ۶۰)

تحقیقی مقالہ

مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون مورخہ ۲۷ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ میں بعنوان "یا ایھا النبی" (The Summons of the [illegible]) کے موضوع پر مقالہ پیش فرمائیں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

لئیق احمد طاہر
جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدر سلطان مرحوم کی یاد میں!

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح۔ بنوں

میرے چالیس سالہ عرصے کے بے تکلف دوست عرصہ ہوا کہ خداتعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں مگر ان کا اخلاص اور شگفتہ مزاجی سے بھرا ہوا پیار اکثر بیشتر کسی نہ کسی طور سے ان کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے۔

مرحوم ان چند مجاہدین میں سے تھے جو تحریک جدید کے شروع میں قادیان دارالامان کے ارد گرد کا سروے کرنے کے لئے سائیکل سوار واقف زندگی تھے افسوس ہے کہ ان میں بعض کا ذکر خیر سلسلہ کے اخبارات میں نہ آسکا مثلاً عابد علی صاحب، محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ابن حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ مکرم مولوی ابراہیم صاحب قادیانی درویش کے چھوٹے بھائی مولوی محمد عبیداللہ صاحب مرحوم مولوی فاضل عابد علی صاحب کا تو علم نہیں آج کل کہاں ہیں مگر مؤخرالذکر دونوں خداتعالیٰ کے حضور جا چکے ہیں۔ اللّٰھم اکرم

بدر سلطان صاحب مرحوم سروے کا کام مکمل ہونے کے بعد ویروال ضلع امرتسر میں متعین ہوئے۔ اس وقت تحریک جدید کے تین مرکز تھے۔ ویروال۔ ککریال ضلع شاہپور اور لستان افغانان تحصیل شکر گڑھ۔ ان مرکزوں میں تبلیغ کے لئے واقفین زندگی تو وہاں مستقل قیام کرتے۔ اس کے علاوہ عارضی طور پر ایک ایک دو دو ماہ اور بعض احباب تین تین ماہ کے لئے وقف عارضی کے طور پر آتے

بدر مرحوم کئی سال ویروال میں کام کرنے کے بعد ککریال آئے۔ انہیں موضع بہت پور میں مقرر کیا گیا۔

ککریال کے ارد گرد اعوانوں کے باون گاؤں تھے۔ ضلع کیمبلپور کے بہت سے دوست عارضی وقف میں یہاں آتے جن میں سے مکرم ملک غلام نبی صاحب والد ماجد جنرل ملک صاحب کئی دفعہ آئے۔ کرنل ملک شہداد بخش صاحب جو ان دنوں میں کالج سے فارغ ہوئے اور ان کے بڑے بھائی بھی آئے ماسٹر جعفر صاحب اور ماسٹر محبوب صاحب اور کئی دوست ضلع کیمبلپور اور ضلع راولپنڈی سے آئے یہ سارے اعوان تھے اور میں بھی اعوان ہوں۔ حضرت چوہدری پچھو خان صاحب۔ اور حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام حضرت ڈاکٹر کیپٹن محمد حسین صاحب۔ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب ساہی وال اور مختلف جگہوں کے بزرگوں نے وہاں وقف عارضی کے طور پر قیام کیا۔

بدر سلطان صاحب اور میں خود بھی ان دنوں جوان تھے۔ مرحوم سائیکل سواری کے دھنی تھے۔ اگر کبھی قادیان جانا پڑتا تو چونکہ ریل کا راستہ جالندھر اور امرتسر سے ہو کر بڑا لمبا طے کرنا پڑتا مگر دریائے بیاس عبور کر کے آٹھ دس گھنٹوں کا سفر تھا۔ بدر صاحب اس سفر کو کھیل سمجھتے تھے خواہ کتنی شدت کی گرمی ہو وہ ٹوپی سر پر نہیں رکھتے تھے۔ ہم انہیں مخول سے کہا کرتے تھے کہ آپ تو سورج سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ڈاک ککریال میں آتی تھی مرکز سے احکام بھی یہاں آتے تھے۔ سارے مجاہد کنوارے تھے اس لئے کبھی ہم ککریال میں آئے ہوئے واقفین عارضی کے ساتھ صبح سویرے نکل پڑتے۔ راہ چلتے ملنے والوں اور مختلف دیہاتوں میں تبلیغ کرتے ہوئے رات کو بہت پور پہنچ جاتے۔ مرحوم اس طرح ملتے جیسے شادی پر آئے ہوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے ان دنوں تبلیغ کا ہر احمدی کو شوق تھا۔ قریباً ہر پڑھے لکھے کے پاس احمدیہ پاکٹ بک اور تبلیغی ٹریکٹ ہوتے تھے۔ بلکہ حوالہ جات ازبر ہوتے کوئی تکلیف دیتا تو اس واقعہ کو اپنے احباب میں بطور خوشخبری بیان کرتے۔

مرحوم اگرچہ معمولی پڑھے لکھے تھے مگر پنجابی اور اردو دونوں زبانوں پر عبور رکھتے اردو تو ان کی مادری زبان تھی پرورش ضلع سرگودھا کے دیہاتی ماحول میں ہوئی اس لئے طبعی علم بہت اعلیٰ تھی۔ محاورے اور چٹکلے خوب استعمال کرتے تھے اور مجلس کو کشت زعفران بنا دیتے۔ مزاج میں بردباری اور درگذر کرنے کا مادہ تھا۔

مشہور تاریخی تحریری اور تقریری مناظرہ مہت پور کا وجہ بھی آپ ہی تھے یہ مناظرہ چار دن جاری رہا۔ بہت مخلوق آئی تھی۔ صبح سے لے کر نماز ظہر تک فریقین اپنے اپنے پرچے اور جواب الجواب لکھتے اور تبادلہ کرتے۔ ظہر کے بعد تک پبلک کافی جمع ہو جاتی اور پرچے سناتے جاتے۔ سارا انتظام تحریک جدید کا تھا مہمان نوازی بھی تحریک کی طرف سے تھی۔ ہم لوگ تو سارا دن مناظرے میں مشغول رہتے۔ بدر صاحب تمام مہمانوں کے کھانے اور ٹھہرانے کے کام کرتے۔ اس دوران انہوں نے کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ مجھے مناظرہ سننے اور دیکھنے کے لئے فارغ کیا جائے۔ بھادوں کا مہینہ تھا۔ مناظرہ گاؤں سے باہر بڑے بڑے درختوں کے سائے میں ہوتا تھا۔ کھانے اور رہائش کا انتظام گاؤں میں تھا۔

بدر صاحب پیشے میں شتر اور ضروری مشوروں کے لئے بار بار وہاں تشریف لاتے محلہ دارالفضل میں ایک کشادہ مکان تھا جس پر لکھا تھا سہ

"دارالسعید فضل الٰہی سے بن گیا
آباد رہے شاد رہے یہی دعا"

اب تو ان مانوس مکانوں میں غیر مانوس چہرے ہیں۔ یہ مکان تحریک نے کرایہ پر لے کر دارالمجاہدین کا بورڈ لگایا ہوا تھا۔ زیر تربیت مجاہدین اور باہر سے آنے والے یہاں قیام کرتے تھے۔ میں خود بھی کچھ عرصہ رہا۔ وہاں محترم ڈاکٹر خلیل صاحب سیالکوٹی حال امریکہ ان دنوں بخاری پڑھتے تھے قریباً تین ماہ یہ خدمت میرے سپرد رہی ان دنوں بدر صاحب۔ قریشی سعید احمد صاحب آف بھٹے کماں ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالو نواسہ حضرت حافظ فضل دین صاحب کھاریاں بھی دارالمجاہدین میں بحیثیت واقفِ زندگی تھے۔

بدر صاحب ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ ویسے سارے ہی ایک دوسرے کی خدمت کرتے تھے اور یہ خدمت اخلاص اور محبت کی بنا پر تھی ورنہ سب مجاہدین برابر تھے۔

میں اپنے مرحوم بھائی کا ذکر کر رہا ہوں۔ مجھ سے بہت بے تکلف تھے اور آخر تک اس دوستی کو مرحوم نے خوب نبھایا۔ تحریک جدید میں سروس پوری کرنے کے بعد آپ نے بیماری کا حملہ ہونے تک خدام الاحمدیہ میں بطور انسپکٹر خدمت کی۔ جب میں ایبٹ آباد میں تھا تو دورے پر تشریف لاتے اور بڑی بے تکلفی سے عاجز کے گھر تشریف لاتے اور قیام کرتے۔ جب میں بنوں میں آیا۔ یہاں بھی کئی دفعہ تشریف لائے۔ میرے بچے ان سے خوب مانوس تھے۔ چچا جان چچا جان کہہ کر ان سے چمٹ جاتے۔ میرے گھر والے بھی انہیں خوب جانتے تھے ایک دفعہ ۱۹۵۶ء میں تشریف لائے میں بسلسلہ ریٹائرمنٹ راولپنڈی گیا ہوا تھا۔ اتفاق سے میرے کچھ کاغذات دفتر میں رہ گئے تھے۔ گھر والوں نے میرا خط دکھایا جو میں نے چکلالہ سے لکھا تھا کہ اس قسم کے کاغذ فلاں فلاں آدمی کے ہاتھ بھجوا دیں۔ وہ خط پڑھ کر بدر صاحب ہماری یونٹ کے دفتر میں گئے۔ کچھ کاغذات گھر سے تلاش کئے اور ایک پلندہ مجھے ارسال کر دیا۔ خداتعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ان کی روح پر نازل ہوتی رہیں اور ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے والد صاحب کی طرح سلسلہ کی خدمات کا موقع عطا فرمائے

فمنہم من قضٰی نحبہ
ومنہم من ینتظر۔

اے پیارے دوست کی روح۔ تجھ پر سلام۔
پیارے دوست شوق سے جنت میں رہ
ہم بھی آتے ہیں کرو کچھ انتظار

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ نسیمہ بیگم ۲ اکتوبر سے بائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (عبدالرحمان دہلوی۔ دارالصدر شمالی ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سخت بیمار ہیں۔ (مقبول احمد خادم دارالنصر غربی ربوہ)

(۳) میری والدہ محترمہ پندرہ بیس یوم سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (قاضی عبدالمتین عباسی قائد ضلع شیخوپورہ)

(۴) میری اہلیہ کو گوجرانوالہ میں مکان سے گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ (محمد عالم غوری کنڈیاں)

(۵) خاکسار آج کل بعض بیماریوں میں مبتلا ہے (نوراللہ قائد حیدرآباد سکھر)

(۶) مکرم ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (رانا مبارک احمد بہاولپور)

(۷) بہت سے بچے اور بچیاں ایف اے ایف ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (منصور احمد ملک ایڈیشنل سیکرٹری۔ لاہور)

(۸) میری خالہ جان نسیم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب آف کیٹ بھائی کا امریکن ہسپتال میر پور خاص سندھ میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ (طاہر احمد محمود۔ ربوہ)

احباب تمام مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۱۹

میں برکت بی بی بیوہ چوہدری محمد دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک $\frac{۱۸۴ الف}{ایف}$ ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{77}$-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۳۲ روپے۔

زرعی اراضی ۲ کنال موضع کولیوڈ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاتے۔

الامۃ۔ برکت بی بی چک $\frac{۱۸۴ الف}{ف}$ ڈاکخانہ ۴۸۸ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور۔

گواہ شد۔ حوالدار احمد الدین $\frac{۱۸۴}{9}$ فتح تحصیل حاصل پور۔

گواہ شد۔ سردار علی صدر جماعت احمدیہ $\frac{۱۸۴ الف}{ایف}$

مسل نمبر ۲۳۳۲۰

میں عبدالجلیل ظفر ولد عبدالوحید صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{77}$-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاتے۔

العبد۔ عبدالجلیل ظفر گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ حافظ محمد صدیق ولد قریشی محمد شفیع صاحب۔

گواہ شد۔ محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۱

میں بشارت احمد عابد چیمہ ایم۔ اے ولد غلام احمد صاحب چیمہ قوم چیمہ جٹ۔ پیشہ کارکن عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{77}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۹۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشارت احمد عابد حال کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ غلام مصطفیٰ خان دفتر امانت تحریک جدید۔

گواہ شد۔ اللہ بخش وصیت نمبر ۱۸۳۰۷ وکالت دیوان تحریک جدید۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۲

میں مقبول احمد خادم ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{77}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

پلاٹ برقبہ ۱۴ مرلہ واقع دارالعلوم شرقی مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ (نصف حصہ کے مالک)

گھڑی مالیتی -/۱۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۲ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد مقبول احمد خادم ولد محمد اسمٰعیل صاحب دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد دین ولد چوہدری حسین بخش صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی اے ولد حکیم چوہدری احمد علی صاحب امجد محلہ گڑھا چنیوٹ۔

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے ریڈیوگرافر ایکسرے ٹیکنیشن کی فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب کوالیفکیشن و تجربہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند دوست اپنی درخواست لے کر فوری طور پر خاکسار کو ہسپتال میں ملیں۔

والسلام

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر

فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

دعائے مغفرت

۱۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھیرہ اہلیہ مکرم شیخ محمد احسن صاحب پراچہ زعیم انصاراللہ بھیرہ ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۱۱ر نومبر ۱۹۷۷ء کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ نہایت مخلص، فدائی اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ آپ کی دعاؤں اور ان تھک محنت کے نتیجہ میں لجنہ اماء اللہ بھیرہ اسالی دیہاتی مجالس میں دوم قرار پائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(کرامت اللہ خادم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھیرہ)

۲۔ میرے والد محترم میاں عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہائیڈ ڈگوجر صنگھ لاہور دس ماہ بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بعد از نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور حامی و ناصر ہو۔

(محمد امین۔ اڈہ جہلم جی۔ ٹی۔ روڈ۔ لاہور)

۳۔ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۸۷ ج۔ ب پلاسور مورخہ ۸ ؍ اگست کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے بعد از نماز جنازہ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ احباب ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالباسط طارق بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ۔ ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراءِ اضلاع کی خصوصی توجّہ کے لئے

چندہ دفتر اطفال کے بارے میں اہم تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر الوداعی تقریر میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی ہے کہ سالِ رواں کے اختتام سے قبل وقفِ جدید کے دفتر اطفال کے لئے مطابق بجٹ مبلغ ایک لاکھ روپیہ چندہ اطفال جمع ہونا چاہیئے۔ اِس ہدایت کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہنگامی طور پر خصوصی نمائندگان جماعتوں میں بھجوانے کا اہتمام کیا ہے۔ مرکزی نمائندگان بڑی جماعتوں میں دَورہ کر کے زیادہ سے زیادہ اطفال کو "وقفِ جدید کے ننھّے معاونین خصوصی" میں شامل کرنے کی سعی کریں گے۔

چونکہ سالِ رواں کے اختتام میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے لہذا زیادہ سے زیادہ اطفال سے "ننھّے معاونینِ خصوصی" کے چندہ کی رقوم نقد وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ اپنی انتظامیہ کو ان وفود کے ساتھ تعاون کرنے اور ہر طرح ان کے کام میں ممد ہونے کی ہدایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دُعا

برادرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب ظفر آف احمد نگر بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے اُن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حلیم سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غلبۂ اِسلام کے دیوانو احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے۔ جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی

خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

قائدینِ خدّام الاحمدیّہ توجّہ فرماویں

مجالسِ خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہے۔ قائدینِ خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ فرماویں:۔

۱۔ تمام مجالس میں آئندہ دو سال کے لئے انتخاب قائدین کروا کر مرکز سے منظوری حاصل فرماویں۔

۲۔ تمام مجالسِ علاقہ اور ضلع سے فہرس تجنید اور تشخیص بجٹ پُر کروا کر جلد تر ارسال فرماویں۔

۳۔ ماہِ نومبر کے لئے کتاب "خلافت حقّہ اسلامیہ" خدام کے مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ خدّام کو مطالعہ کے لئے تحریک کریں۔

۴۔ چندہ جات، خدام الاحمدیہ کی تمام مدّات کی ماہ بماہ تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کے لئے ابھی سے انتظام فرماویں۔

۵۔ آپ کے علاقہ اور ضلع کی جن مجالس نے گزشتہ سال چندہ جات کی سو فی صد ادائیگی نہیں کی اُن سے اِس ماہ کے اندر اندر بقایا جات وصول کر کے مرکز کو ارسال فرماویں۔

۶۔ آپ کے علاقہ اور ضلع کی جن مجالس کی نمائندگی سالانہ اجتماع پر نہیں ہوئی اُن سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں اور سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت ان کے ذہن نشین کرائیں تاکہ آئندہ وہ مرکزی اجتماعات میں شمولیت سے محروم نہ رہیں۔

۷۔ اپنے ضلع کے لئے جلد تر ناظم اطفال ضلع مقرر کر کے مرکز سے منظوری حاصل فرماویں۔

۸۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق اِس بات کا خصوصی اہتمام فرماویں کہ آپ کے ضلع کی مجالسِ اطفال دفتر اطفال وقفِ جدید کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اِس بات کا انتظام کریں کہ وہ حضور کا منظور کردہ ٹارگٹ وقتِ مقررہ کے اندر پورا کر دیں۔ یاد رہے کہ امسال دفتر اطفال کے لئے ایک لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا مگر ابھی تک جبکہ سال کا صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے وصولی صرف تیس ہزار روپے کے قریب ہے۔ اِس طرح اِس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں ہمیں ستر ہزار روپے سے زائد کی وصولی کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں حضور کا یہ حکم پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقاریبِ شادی

(۱) مورخہ ۷ر نومبر کو قادیان کے مشہور دکاندار چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم کے سب سے چھوٹے فرزند مسعود احمد صاحب کی برات پشاور سے راولپنڈی پہنچی جہاں مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار سیکرٹری تحریکِ جدید جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے اعلانِ نکاح کیا۔ یہ نکاح مکرم محمد خالد منہاس صاحب کی صاحبزادی عزیزہ شگفتہ منہاس صاحبہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۷۷ء کو ربوہ میں مسعود احمد صاحب کی جانب سے دعوتِ ولیمہ دی گئی جبکہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ احباب سے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(۲) میری بچی عزیزہ مقصودہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم نور احمد صاحب ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ مکرم اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سپین نے مورخہ ۲۹/۱۰ کو پڑھا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(منشی نور حسین پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴